فاروقی شہیدؒ کا پیغام
سپاہِ صحابہؓ کے نام

شہیدِ ملّتِ اسلامیہ علامہ **ضیاء الرحمٰن فاروقی** رحمۃ اللہ علیہ
کے قلم سے زندگی کی آخری اسارت کے دوران اڈیالہ جیل کی
سلاخوں کے عقب سے لکھی جانے والی یادگار تحریر، کارکنوں کے
لئے آئندہ دس سالہ لائحہ عمل کی تشکیل درد و الم کی دلفگار داستان

ایک وصیّت ○ ایک اعلان ○ ایک پیغام

○

ناشر

فاروقی شہیدؒ اکیڈمی
سمندری
ضلع فیصل آباد

www.immpak.tk

منجانب: بزم شہید فاروقی اسلامیہ

فاروقی شہیدؒ کا پیغام

سپاہِ صحابہؓ کے نام

شہیدِ ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے زندگی کی آخری اسارت کے دوران اڈیالہ جیل کی سلاخوں کے عقب سے لکھی جانے والی یادگار تحریر، کارکنوں کے لئے آئندہ دس سالہ لائحہ عمل کی تشکیل درد والم کی دلفگار داستان

ایک وصیت ○ ایک اعلان ○ ایک پیغام

○

ناشر

فاروقی شہید اکیڈمی
سمندری
ضلع فیصل آباد

فاروقی شہید

www.immpak.tk

www.immpak.tk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احساس مرتب

قلم بہت عظیم ہے۔ قلم ہی کے ذریعے رحمان نے انسان کو علم سکھایا، قلم قوم کے خوابیدہ قلوب کو جگاتا، خون کو گرماتا اور انسانوں کو جینا سکھاتا ہے۔ قلم انسانی احساسات کا ترجمان ہے۔ قلم قدرت کا احسان ہے۔ قلم عظیم الشان ہے۔

دیکھنے کو تو قلم ہر کہہ ومہ کے پاس موجود ہے۔ ہر شخص نے اسے جیب میں لگا کر سینے پر سجار کھا ہے لیکن کتنے لوگ ہیں جو اسے صحیح استعمال کرنے کا سلیقہ رکھتے ہیں؟ اگر مردم شماری کرائی جائے تو شاید ان کی تعداد ۲/ ا فیصد بھی نہ ہو۔ باقی لوگ اسے شلوار میں ازار بند ڈالنے کا آلہ سمجھتے ہیں اور بس! کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے دور کا دیندار طبقہ بھی قلم کی عظمت ورفعت، حیثیت اور اہمیت سے کافی حد تک نا آشنا ہے۔ ہمارا دینی کارکن قلم اور اہل قلم کی پذیرائی نہیں کرنا چاہتا۔ اس کی ایک وجہ جو میرے ذہن میں آئی، وہ یہ ہے کہ ہمارے اہل قلم اور بالخصوص دینی موضوعات پر خامہ فرسائی کرنے والے اصحاب علم کے نطق ونوک قلم پر ادبی لحاظ سے یبوست کا غلبہ ہے۔ سو میں سے کوئی ایک آدھ (کسی دینی موضوع پر لکھی جانے والی) کتاب ایسی ہوگی، جسے قاری پڑھنے لگے اور پڑھتا ہی چلا جائے۔ آٹے میں نمک کے برابر ان مصنفین کی تعداد ہے، جو اپنے قاری کی اجتماعی نفسیات کو مٹھی میں لے کر اسے اپنا مخاطب بناتے ہیں اور محنت کا ثمر پاتے ہیں۔

الحمد للہ میرے شہید قائدؒ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی کو قدرت نے اس وصف سے نوازا تھا۔ آپ کا انداز تقریر و تحریر اپنے قاری وسامع کو اپنی گرفت میں لے کر اس کی سماعت میں رس گھولتا تھا۔ آج علامہ فاروقی شہیدؒ ہماری محفل میں موجود نہیں لیکن آپ کی زبان وقلم اور آپ کے مقدس خون کی پھوار پھولوں کو خوشبو اور گلشن کو بہار کا پیغام دے رہی ہیں۔ سپاہ صحابہؓ کے جانباز مطالعہ فرمائیں ۔۔۔۔۔ اور مشن کی تکمیل کے لیے قدم بڑھائیں۔

ثناء اللہ ساجد شجاع آبادی

ناظم اعلیٰ علامہ فاروقی شہید اکیڈمی سمندری، ضلع فیصل آباد (پاکستان)

www.immpak.tk
www.immpak.tk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قائد محترم مولانا حق نواز کی شہادت کا المناک واقعہ اس قدر اچانک اور غیر متوقع تھا کہ ہر شخص دم بخود رہ گیا' پوری دنیا میں اس واقعہ کے خلاف شدید رد عمل ظاہر ہوا۔ شیعہ جارحیت کے اس غیر معمولی واقعہ کے بعد دنیا کا ہر مسلمان ایرانی انقلاب اور شیعہ کے خلاف نبرد آزما ہو گیا۔ ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو جس روز قائد نے جام شہادت نوش کیا اسی روز صبح آٹھ بجے راقم نے بنگلہ دیش روانگی سے پہلے آپ کو کراچی ائرپورٹ سے فون کیا۔ آپ نے فون پر ہی فرمایا' اچانک روانگی ہو رہی ہے مجھے پہلے نہیں بتلایا۔ میں نے کہا مجھے خود اس پروگرام پر پہنچنے پر تردد رہا۔ گزشتہ رات ہی فیصلہ ہوا تھا اگر آپ کو بتاتا تو شاید آپ روک دیتے پھر بنگلہ دیش کے لوگ پریشان ہوتے' انہوں نے کہا" جلدی آنا"۔ یہ وہ آخری الفاظ تھے جن سے میرے کان ہم آغوش ہوئے اور میں ڈھاکہ روانہ ہو گیا۔

www.immpak.tk

بنگلہ دیش روانگی

یہ جمعرات کا دن تھا' ہم ڈھاکہ ائرپورٹ سے شہر کے عین وسط میں ایک ہوٹل میں پہنچے۔ ہم نے رات یہاں ہی قیام کیا' اگلے روز علی الصبح بذریعہ ٹرین سلہٹ روانگی ہوئی۔

سلہٹ پہنچے تو یہاں مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمان مہتمم جامع مدنیہ قاضی بازار اور ہزاروں افراد نے ہمارا استقبال کیا۔ اس عظیم سالانہ کانفرنس میں لاہور سے حضرت قاری اجمل خان' مولانا فداالرحمان درخواستی' مولانا عبدالرؤف ملک اور مولانا محمد بنوری بھی موجود تھے۔ نماز جمعہ کے بعد راقم کا ایک گھنٹہ خطاب ہوا۔ اسی روز بعد عشاء دو گھنٹے تقریر ہوئی۔ اگلے روز بعد نماز عشاء آخری خطاب کے لیے ہر نشست میں اعلان ہوتا رہا۔ ۲۴ فروری میری تقریر رات گیارہ بجے شروع ہوئی۔ مقامی ڈپٹی کمشنر کی صدارت تھی۔

www.immpak.tk

خطاب نے طول کھینچا، صبح کے چار بج گئے 'ایک مرحلے پر جب میں نے کہا' پاکستان میں میں احمد بن حنبل کی ایک نشانی چھوڑ آیا ہوں۔ آئندہ سال وہ مجاہد ضرور اس سٹیج پر جلوہ افروز ہو گا' بس پھر کیا تھا سٹیج پر کئی لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ قصہ یہ تھا کہ سٹیج پر موجود تمام افراد کو اسی روز مولانا حق نواز کی شہادت کی خبر مل چکی تھی۔ تمام بنگالی اخبارات میں شہہ سرخیوں سے اس المناک واقعہ کا ذکر تھا۔ انہوں نے مجھ سے جان بوجھ کر یہ خبر چھپائی تھی۔ میں نے جب مولانا حق نواز کو آئندہ سال لانے کا ذکر کیا تو ان کے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے۔ وہ زار وقطار رونے لگے' میں اس کے بعد بھی بے خبر رہا۔ پانچ بجے جب تقریر ختم ہوئی تو مولانا حبیب الرحمان نے صرف اتنا کہا کہ آپ پر بہت بڑی ذمہ داری آنے والی ہے' مجمع کے جوش و خروش میں اس لفظ سے چونک اٹھا لیکن ملاقاتیوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ چھ گھنٹے کے خطاب کے بعد مصافحہ کرنے والوں کی قطاروں میں یہ لفظ بھی گم ہو گیا۔ نماز فجر کے بعد ہم آرام کے لیے اپنے کمروں میں چلے گئے 'گیارہ بجے مجھے یہ کہہ کر جگایا گیا کہ پاکستان میں مولانا حق نواز پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔ میرے پاؤں سے زمین نکل گئی۔ میں نے کہا مولانا حق نواز کو کیا ہوا' خدا نے ان کو محفوظ رکھا یا.....؟

حضرت قاری اجمل خان نے تسلی دیتے ہوئے کہا' فکر نہ کرو' ناشتہ کرو۔ میں گم سم' کافی دیر سخت پریشانی اور کرب کے عالم میں ٹہلتا رہا۔ بالآخر مجھے سب احباب نے جب کچھ نہ بتلایا تو میں نے فیصل آباد کی کال بک کرائی یہاں سے قاری عبدالغفار کا یہ کہنا تھا کہ مولانا حق نواز تو جس روز شہید ہوئے اس کے اگلے روز وہ دفن کر دیئے گئے۔ ساری زندگی میں مجھے ایسے کرب ناک الفاظ اور الم انگیز مناظر کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا.... اب معلوم ہوا کہ وہ متاع حیات تو اسی روز لٹ گئی تھی جس روز تم نے کراچی سے ان کو فون کیا تھا وہ تو جمعہ کے روز ہی موت کے پاتال میں گم ہو گیا اور لاکھوں انسان اس برگزیدہ ہستی کو منوں مٹی کے سپرد کر چکے ہیں..... یہ اتوار کا روز تھا۔ اس روز سلہٹ اور پھر ڈھاکہ سے پاکستان کا کوئی جہاز نہ تھا۔ ایک دن میں نے جس دکھ اور پریشانی میں گزارا ہے اس کی کوئی مثال ہی کتاب زندگی کے کسی ورق پر رقم نہ تھی۔ میں نے رہ رہ کر انگاروں پر یہ لمحات گزارے..... روافض کے خلاف بہت بڑی جست لگا کر جس مرد قلندر نے جنگ کا آغاز کیا تھا اس دولت گراں مایہ کو کھو

www.jmmpak.tk
www.immpak.tk

کر میری دنیا اجڑ چکی تھی۔ طویل عرصہ کی رفاقت' جرات و بسالت کا کردار' شجاعت اور لازوال بہادری کے نقوش صرف تاریخ کے قرطاس پر بطور امانت ثبت ہو گئے تھے۔ کرب والم کے ان لمحوں میں میں بار بار سوچتا تھا کہ صحابہ کرامؓ کی عظمت کا حدی خوان اب صرف صبح محشر نظر آسکے گا۔ جھنگ کی گلیاں اور مسجد حق نواز کا مصلیٰ خالی ہو چکا ہے۔ حق و صداقت کا اولوالعزم شمشیر آزما اپنی زندگی کی بساط لپیٹ کر امام ابو حنیفہ' امام احمد بن حنبل' حضرت مجدد الف ثانی' حضرت شاہ ولی اللہ' شیخ الہند محمود الحسن اور مولانا عبدالشکور لکھنوی کی محفل میں پہنچ چکا ہے' ہماری بزم سونی ہو چکی ہے۔ قافلہ حریت کا ایک عظیم شاہسوار راستہ بدل چکا ہے۔ ناموس صحابہ کے فکر کا بانی منہ موڑ چکا ہے اس کی گونج دار آواز اور سمندروں جیسا خروش' پژمردہ ہو چکا ہے اب صرف اس کے خون کی مہک باقی رہ گئی ہے۔ ان کے فکر اور مشن کی صدا نوا پرداز ہے' اس اولوالعزم کردار کے نقوش نشان منزل کا کام دیتے رہیں گے۔ اس کی زندگی کا جہاز مصائب دھر کے جن تھپیڑوں اور نوائب حق کی جن سزاواریوں کا رہین رہا ہے وہ موت کے گہرے پانیوں میں ڈوب چکا ہے۔ کیا حق نواز مجھے اب کہیں نظر نہیں آئے گا۔ اس کا مختصر سراپا شیر کی طرح دھاڑنے والا انداز گفتار' استدلال کی قوت گویائی کا حسن' خطاب کا سحر' بیان و بلاغت کی حیرت انگیز رعنائی' مضامین و عنوانات کی ششدر کر دینے والی ملائمت و زیبائی اور اس کے روشن اور جگ مگ مناظر سے آنکھیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محروم ہو چکی ہیں۔ میں تخیل کے انہی پردوں میں جھانک کر کبھی اٹھ جاتا' کبھی ٹہلنے لگتا' کبھی اشکوں کی لڑی پروتا' کبھی فکر و سوچ کے زاویے بنتا۔ سوموار کے روز آنے والے جہاز میں یہ سلسلہ اور دراز ہو گیا۔ اشک تھے کہ رکنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ میں کبھی باتھ روم میں جا کر اشکوں کی سیل رواں کو روکنے کی کوشش کرتا' کبھی اپنی سیٹ ہی پر دراز ہو کر منہ چھپا چھپا کر غم کو غلط کرنے کی ناکام کوشش کرتا۔

بنگلہ دیش سے واپسی

دکھوں اور کرب کی اسی حالت میں کراچی ائرپورٹ پر مولانا محمد اعظم طارق' حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ اور دیگر ساتھیوں نے میرا استقبال کیا۔ سب لوگ جی بھر کر روئے'

www.immpak.tk

قائد کی شہادت نہیں بلکہ ان کی جدائی نے ہمیں نڈھال کر دیا تھا۔ اب ہم ایک گھپ اندھیرے اور روشنی سے محروم ایک دیار میں اداس کھڑے تھے۔ فیصل آباد کا جہاز اگلے روز تھا یہ لمحے بھی قیامت سے کم نہ تھے۔ میں نے لاہور جانے والے رات کے جہاز پر سیٹ لے لی۔ نائٹ کوچ کے ذریعے میں علی الصبح لاہور پہنچا' لاہور سے سیدھے جھنگ روانگی ہوئی۔

جھنگ آمد پر سب سے پہلے جب میری نظر شہید قائد کے سب سے چھوٹے بیٹے "مسرور نواز" پر پڑی تو جگر پھٹ گئے۔ زمین سے آسمان تک آہوں اور سسکیوں نے پورا ماحول سوگوار بنا دیا۔ طالب علمی سے لے کر سپاہ صحابہ کے قیام (٦ ستمبر١٩٨٥ء) اور آج ٢٦ فروری تک کی رفاقت کا ایک ایک ورق سامنے آ چکا تھا۔ دکھوں کے ایام بھی پیش نظر تھے' خوشی کے مواقع بھی پس منظر میں تھے' یادوں کی کئی امانتیں اور بہتے ہوئے شہور و ایام کے کئی نقوش آنکھوں میں گھوم رہے تھے۔ احرار پارک کی سطوت خاک میں مل گئی تھی۔ شہید کے خون نایاب سے اس پارک کی زمین سیراب ہو کر قصہ پارینہ کا پتہ دے رہی تھی۔ جامع مسجد حق نواز کے مینار اداس تھے' مصلیٰ پر قائد کے سجدوں کے نشان باقی رہ گئے تھے۔ جذب دروں اور ولولہ تازہ تاریخ کا حصہ بن چکا تھا۔ مسجد کا ایک ایک نقش' اس میں گونجنے والی آواز اور خطاب و تقریر سے ہم آغوش ہونے والی دیواریں' چھتوں' گیلریوں سے ٹکرانے والی گونج کے سارے مناظر سامنے تھے۔ مصلیٰ خالی تھا۔ امام پندرہ سال تک اس قوم کو جھنجھوڑنے کے بعد اب خود مالک حقیقی کے حضور پہنچ چکا تھا۔

رفض کے بیماروں' کفر کے علمبرداروں' منافقت کے معماروں اور دجل و فریب کے کرداروں کو آج گو کھلی چھٹی مل گئی تھی۔ جاگیردارانہ مظالم کے اصلی چہرے ایک مرتبہ پھر کھلکھلا اٹھے تھے۔ صحابہ دشمن کے گھر گھی کے چراغ جل رہے تھے.... وہ دیکھ رہے تھے۔ یہ مصلیٰ یہ محراب و ممبر' یہ مسند' یہ سجادہ' یہ سیادت' کس کے حصے میں آئے گی۔ اس فکر و نصب العین کی صدا کس کے قلب رسا اور ذہن صفا سے دوبارہ بلند ہوگی۔ کانٹوں اور آلام کے کوچے میں اب کون صحرانوردی کرے گا۔ ناموس صحابہ کے مشن اور غلبہ اسلام کی جدوجہد کا بار امانت کس کے دوش پر سجایا جائے گا۔

www.immpak.tk

کیا یہ مشن کئی دیگر قیادتوں کی طرح صدا بصحرا ہو جائے گا۔ کہیں یہ فکر بھی اس خون کے ساتھ دفن ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کی نیند تو نہیں سو جائیں گی۔ اب کانٹوں کی اس سیج پر دکھوں کی مسند پر، آلام و نوائب کے اس کوچے میں، مصائب و مشکلات کی اس وادی میں کون قدم رکھتا ہے، کس کے سر پہ اعزاز رکھا جاتا ہے، کس کو مولانا حق نواز کے مشن کا وارث، آپ کے فکر کا امین، آپ کے نصب العین کا ترجمان اور آپ کے پیغام کا حدی خواں مقرر کیا جاتا ہے.... اب یہ سوال باقی رہ گیا تھا جس کا جواب اگلے صفحات میں آپ کو ملے گا۔

سپاہ صحابہ کی قیادت کا فیصلہ

۶ مارچ ۱۹۹۰ء کا دن میرے لیے ایک اور قیامت لے کر طلوع ہوا۔ میں جس بات کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا، مجھے جس حقیقت سے ہمیشہ کے لیے اعراض تھا۔ میں جس ذمہ داری کا قطعی اہل نہ تھا۔ اس بار امانت کے لیے میرے ناتواں کندھوں کا جب فیصلہ ہوا تو میں نے صراحتاً اس سے انکار کیا۔ میں لکھنے پڑھنے اور ذوق مطالعہ و تحریر کا حامل ہونے کی وجہ سے کانٹوں کی سیج پر قدم نہیں رکھ سکتا تھا۔ میں اپنے بازوؤں میں وہ قوت اور ہمت محسوس نہیں کرتا تھا جو اس تاریخ ساز جدوجہد اور بلند عزم و ارادے کی متقاضی تھی۔ میں نے خود اس انتخاب کے لیے ملک کے مشہور خطیب حضرت مولانا ضیاء القاسمی کا نام پیش کیا۔

سپاہ صحابہ کی سرپرستی جسے سپاہ صحابہ کے دستور میں سربراہی کا درجہ حاصل ہے اس کے عظیم مشن کی تکمیل کے لیے جن اوصاف و کمالات کی ضرورت تھی، میں دیانتداری سے سمجھتا تھا کہ ان کا حامل نہیں ہوں۔

مولانا حق نواز کی جرات و بسالت، حیرت انگیز بہادری کہاں اور میرے جیسا ناتواں، کمزور اور مسجد و مدرسہ کی چار دیواری میں صرف تقریر و وعظ کرنے والا ایک عام مبلغ و مقرر کہاں ۔ "چہ نسبت خاک را با عالم پاک"

طویل بحث و تمحیص اور جماعت کی اعلیٰ سطحی مشاورت کے بعد میرے لیے اس خدمت و سالاری کا فیصلہ ہونے لگا تو میں نے والدہ محترمہ سے اجازت کی مہلت طلب کی۔ والدہ محترمہ نے ٹیلی فون پر فرمایا "زیادہ سے زیادہ اس مشن کے لیے تم بھی شہید ہو جاؤ

www.immpak.tk
www.immpak.tk

گے۔ کوئی مولانا حق نواز سے زیادہ قیمتی نہیں ہے.... اس جاں سپاری کے لیے اگر تمہیں کوئی ذمہ داری دی جاتی ہے تو خدا پر بھروسہ کر کے اسے قبول کرلو' میری طرف سے اس کی اجازت ہے"۔

جونہی والدہ محترمہ نے اجازت بخشی' میرے کمزور کندھوں میں بجلی سی کوند گئی' تہجد گزار اور شب زندہ دار ماں کے ان الفاظ نے مجھے ایسا حوصلہ بخشا کہ مردہ دل زندہ ہو گیا۔ ہر لمحے اور ہر وقت شہادت کی تمنا سے لبریز ہو کر میں اس عظیم جدوجہد اور تاریخ ساز خدمت کے لیے نئے ولولے اور نئے جذبے کے ساتھ خون اور آگ کے اس سمندر میں کود گیا۔

سپاہ صحابہ کی ذمہ داری اور سرپرستی کے فیصلے کے بعد

۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو نماز عصر کے بعد جب مولانا حق نواز شہید کی وراثت و نیابت کا بار اٹھا کر ہم شہید قائد کے مزار پر جامع محمودیہ میں پہنچے تو اشکوں کی برسات نے ہمیں نڈھال کر دیا۔ برادرم محمد یوسف مجاہد مولانا علی شیر حیدری' مولانا ایثار القاسمی شہید ساری قیادت قائد کی قبر پر چلتے ہوئے لمحوں اور بیتی ہوئی تاریخ پلٹ پلٹ کر روتے رہے۔ چند روز قبل قبر کی اسی جگہ میں نے جماعتی تنظیم' ماہنامہ خلافت راشدہ کے اجراء اور صوبائی باڈیوں اور مرکزی شوریٰ کے قیام کے لیے جو مشورہ کیا تھا اس کی ساری فلم آنکھوں میں گھوم گئی۔

ہم یہاں سے تاریخ کے ایک نئے باب میں اضافہ کر کے لوٹے نئے اقدار' نئے انداز' نئی روایات اور نئے جذبے سے ہم نے کام کا آغاز کیا۔ میں نے تنظیمی صورت حال کو دیکھا تو نہ ہونے کے برابر تھی۔ قائد شہید کو جیلوں اور مقدمات نے تنظیمی تعمیر کا موقع ہی فراہم نہ کیا تھا۔ وہ ہر وقت جماعت کے نظم و نسق کے قیام کے لیے فکر مند رہتے تھے۔ انہوں نے مجھے بارہا تنظیمی ڈھانچے کی ترتیب اور از سر نو سارے عہدیداروں کی تقرری کا منصوبہ تیار کرنے کا حکم دیا تھا' ہم نے کئی مرتبہ صوبائی اور مرکزی شوریٰ اور باڈیوں کے قیام پر طویل مشورہ بھی کیا تھا۔ جماعتی مشکلات اور مقدمات کے کاموں سے فرصت نہ ہونے کے باعث سارے کام ادھورے پڑے تھے۔ قائد کی شہادت کے بعد ہم مرغی کے

www.immpak.tk
www.immpak.tk

ان بچوں کی طرح تھے جو اپنی ماں کے آغوش سے محروم ہو کر ہرماں نصیب ہو گئے ہوں۔ اس طرح ہم اک شجر سایہ دار کے سوکھ جانے کے بعد وسائل کی قلت اور لامحدود مسائل کی دھوپ میں بے سہارا کھڑے تھے۔ خدا کی خاص رحمت اور اس کے فضل نے جب دستگیری کی تو میں نے اگلے ہی روز مرکزی تنظیم کی باڈی مکمل کرنے، مرکزی شوریٰ کے قیام صوبائی باڈیوں کی تقرری، پہلے سے طے شدہ ۱۶ مارچ کو مینار پاکستان پر دفاع صحابہ کانفرنس کے انعقاد کو یقینی بنانے کا حکم دیا۔

قائد کی شہادت کے بعد ملک بھر میں مظاہروں، ہنگاموں اور کئی روح فرسا واقعات کی موجودگی سے دفعتاً پہلے سے کئی گنا زیادہ کام بڑھ گیا۔ اب نئے نئے چیلنجوں اور نئی نئی ذمہ داریوں سے عہدہ براہونے کے لیے جا نگسل مشکلات اور ناقابل تصور دکھوں سے پالا پڑا.... خدا کے خصوصی کرم، مولانا حق نواز شہید کے مقدس و معطر خون اور صحابہ کرام کی برکت سے ہم ان تمام مسائل کو ہفتہ بھر میں حل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ماہنامہ "خلافت راشدہ" کا اجراء

مارچ ۱۹۹۰ء میں ماہنامہ "خلافت راشدہ" کا اجراء عمل میں آیا۔ مینار پاکستان پر ۱۶ مارچ کو سپاہ صحابہ کی تاریخ ساز کانفرنس منعقد ہوئی۔ مرکزی باڈی تکمیل کے زیور سے آراستہ ہوئی۔ ابتداء میں راقم نے مولانا علی شیر حیدری اور مولانا نواز بلوچ کے دروازوں پر خود جا کر دستک دی۔ انہوں نے دعوت قبول کی اور پھر یہ لوگ اس قافلہ میں شامل ہو گئے۔ دستور اساسی اور سپاہ صحابہ کیا ہے، کیا چاہتی ہے؟ یعنی سپاہ صحابہ کے اغراض و مقاصد پہلی مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئے۔ اس طرح ایک ہی ماہ میں جب تمام اہم امور خدا کی دستگیری سے پایہ تکمیل تک پہنچے تو قائد کو راستہ سے ہٹانے والوں کے عزائم پر اوس پڑ گئی.... دن رات کے کام میں وسعت اور ترقی میں جس چیز نے مہمیز کام دیا تو وہ صحابہ کرام کی برکت اور قائد شہید کے خون اور قربانی کا اخلاص تھا۔ گھر گھر میں مشن ناموس صحابہ کا فروغ اور شیعہ کے کفر کے کھلے اعلان کا ابلاغ اسی شاہراہ سے عمل میں آیا..... اس میں میری کسی قابلیت اور مہارت کا دخل نہ تھا۔

www.jmmpak.tk

مشکلات کا ہجوم

جس طرح کام بڑھا اسی طرح مشکلات بھی بڑھتی رہیں۔ کارکنوں کی پے در پے شہادوں اور نئے نئے سنگین مقدمات نے ہمارے اعضاء کو مضمحل کر دیا تھا' ہم خون کے اس دریا میں کبھی جاں بلب ہوتے' کبھی ساحل پر پہنچتے' کبھی غوطہ زن ہو کر منزل کو پالینے کے شوق سے آگے بڑھتے' کبھی حکومت کی ستم کشی کی ٹیس سہتے' کبھی صحابہ دشمنوں کی ژاژ خائی کا شکار ہوتے' کبھی اپنوں کے طعنوں کے خاروں سے آلودہ ہوتے۔ کبھی ایک جگہ کبھی دوسری جگہ جنازوں کو کندھا دیتے۔ کبھی لاشوں پر لاشیں گرتی دیکھ کر غموں اور دکھوں کے سمندر میں ڈوب جاتے۔ اس دوران ہمارے قتل کے کئی کئی منصوبے بنائے گئے۔ ہمارے جانباز ساتھی اور نائب مولانا ایثار القاسمی کو شہید کر دیا گیا۔ چوبرجی گراؤنڈ لاہور میں سٹیج کے نشانے پر بم مارا گیا' ہم معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ ہم نے یہاں تین لاشیں اٹھائیں۔ ۴۰ زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔ بم پھٹنے کے بعد بھی مجمع کے جم غفیر نے ہمارے خطابات کو سنا ان کا حوصلہ دیکھ کر یہ غم ہلکا ہو گیا پھر ہم ہسپتال میں ایک ایسے زخمی کے پاس پہنچے جس نے کہا' آپ میرے قائد ہیں' میرا غم آپ کے اس وقت یہاں آنے سے ختم ہو گیا ہے۔

کبھی ہم نے جھنگ میں پانچ علماء کے جنازے اٹھائے۔ ایک موقع ایسا بھی آیا کہ مجھے روزانہ جھنگ میں جنازہ پڑھانے کے لیے جانا پڑا۔ جھنگ میں جب سات بہنوں نے اپنے اکلوتے بھائی کو کندھا دے کر ہمارے حوالے کیا تو اس روز میرا دل چیخ اٹھا۔ میں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا' اس کی جگہ میرا جنازہ ہوتا تو مجھے خوشی ہوتی۔ بے سہارا بہنوں اور بوڑھے باپ نے صرف یہ کہا کہ وہ ناموس صحابہ کے تحفظ کے لیے اب بھی خدا کی رضا پر راضی ہیں لیکن آفتاب تو دوبارہ نہیں آئے گا۔

مولانا حق نواز شہید کا اصل مشن اور اس کی تکمیل کی جدوجہد

مولانا حق نواز کی شہادت کے بعد سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان کا حقیقی مشن کیا تھا؟ وہ کس نصب العین کے لیے فردوس بریں میں پہنچے' کس نظریہ کی خاطر انہوں نے شہادت کے خلعت مرصع کو زیب تن کیا۔ وہ کون سی آگ تھی جس نے انہیں زندگی کے

www.jmmpak.tk

بھرپور پندرہ سال بے چین رکھا' وہ کس کرب اور الم کے باعث بیوی اور بچوں سے جدا ہوئے۔ انہوں نے حیات مستعار کے ایام و شہور پر ابدی زندگی کو کیوں ترجیح دی۔ وہ کوئی مجنوں یا دیوانے تو نہ تھے؟ جاہل یا لاعلم تو نہ تھے' وہ ایک صاحب علم' جید عالم' صاحب فہم و ادراک اعلیٰ قلب و دماغ' بلند عزم و حوصلہ' عالی کردار کے حامل انسان تھے' زندگی کی آسائشوں اور آرائشوں سے بہرہ ور ہونے کے لیے انہیں بھی دیگر علماء اور دانشوروں کی طرح حصہ مل سکتا تھا۔ اس عظیم اور ممتاز عالم دین کو کس درد نے ستایا کس الم نے ان کی نیندیں حرام کیں' کس کرب اور دکھ سے دوچار ہو کر انہوں نے عیش زندگی کو تج دیا' کون سی تگ و تاز تھی جس نے انہیں وارفتگی پر مجبور کیا۔ وہ بھی ملک کے دیگر شعلہ نوا مقرروں کی طرح نشاط افزاء زندگی گزار سکتے تھے' وہ بھی شہرت و ناموری اور اشتہارات میں موٹے الفاظ میں شائع ہونے والے القاب سے بہرہ مند ہو کر فرحت و طرب سے حظ و افزا سکتے تھے۔ پیشہ ور مقرروں' کرائے کے واعظوں' جہازوں کے ٹکٹ اور لمبی لمبی فیسوں کا عدود اربعہ رکھنے والے بے شمار خطیبوں کی طرح انہیں بھی بغیر کسی دکھ اور غم کے راحت زندگی اور طمانیت و قرار کی دینوی دولت مہیا ہو سکتی تھی.... آہ کہ انہوں نے راحت و چین پر اس کرب اور دکھ کو ترجیح دی جو ایرانی انقلاب (فروری ۱۹۷۹ء) کے بعد خمینی اور پاکستان کے شیعہ علماء کی طرف سے صحابہ کرام کی توہین اور تکفیر پر مشتمل لٹریچر کی اشاعت کے بعد ان کے قلب و جگر میں بے ساختہ طور پر پیدا ہوا تھا اس طرح جب پاکستان کے رسوائے زمانہ شیعہ مصنف غلام حسین نجفی کی کتاب قول مقبول شائع ہوئی تو وہ کئی کئی رات تک سو نہ سکے۔ انہوں نے شدت غم اور رنج و محن سخت اذیت کے ساتھ کبیر والا کے قریب اڈہ ۱۲ میل کے ایک جلسہ میں فرمایا تھا۔

"یہ قول مقبول غلام حسین نجفی کی تازہ کتاب شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم جو عثمان بن عفان کے نکاح میں تھیں.... اس کے بارے میں اس ملعون نے یہ کفر تحریر کیا ہے.... جب ام کلثوم فوت ہوئی تو عثمان غنیؓ نے اس کے مردہ جسم کے ساتھ ہم بستری کی"۔

"اے اللہ اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد حق نواز اگر چین کی نیند

www.immpak.tk

سوئے.... تو اس پر لعنت کر.... میں تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی اس شرمناک توہین سن کر کیسے خاموش ہو جاؤں.... اے اللہ مجھے اتنی قوت بخش کہ اس کفر کو روک سکوں۔

اے مسلمان.... میری اور تیری بیٹی کے لیے ایسے الفاظ کوئی استعمال نہیں کرتا.... مسلمانو! تمہارے ملک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی لاوارث ہو گئی' پیغمبر کی لخت جگر کا کوئی ہمدرد نہ رہا....

بس پھر کیا تھا..... قائد کے دکھ بھری آواز میں کیا جادو تھا کہ مجمع دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ ہر آنکھ اشکبار تھی' ہر دامن دریدہ تھا۔ ہر قلب کسمساہٹ کا شکار تھا' ہر دل سے شیعہ کے کفر کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ اسی کرب اور پریشانی نے مولانا حق نواز کے اصل مشن اور سچی دعوت کو آشکارا کر دیا.... آپ کا مشن سادہ الفاظ میں یہ تھا۔

(۱) ناموس صحابہ کا تحفظ۔ (۲) نظام خلافت راشدہ کا نفاذ

(۳) اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام۔ (۴) صحابہ کرامؓ' خلفاء راشدینؓ اور اہل بیتؓ کے خلاف قابل اعتراض لٹریچر کا خاتمہ۔ (۵) صحابہ دشمن شیعہ گروہ کی تکفیر کا کھلا اعلان۔ (۶) خلفاء راشدینؓ کے ایام وفات پر تعطیل۔

قائد کی شہادت کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ جن لوگوں کو ان کی جانشینی کے منصب پر براجمان کیا گیا' وہ اس مشن پر کس حد تک قائم رہے۔ انہوں نے مشن کے فروغ کے لیے کیا کیا۔ راقم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ اپنے مقصد میں مکمل طور پر کامیاب ہو گیا ہے۔ ہم نے یہ کر دیا وہ کر دیا' وغیرہ وغیرہ۔ تاہم ہمیں یہ بات کہنے کا حق حاصل ہے کہ قائد شہید کا مشن ان مذکورہ نکات کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ وہ اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے آئینی جدوجہد کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اس مقصد کے لیے (۱۹۸۸ء کا) جھنگ سے الیکشن لڑا تھا وہ اپنے مطالبات منوانے کے لیے قتل و غارت اور تشدد پر یقین نہیں رکھتے تھے.... آج بھی سپاہ صحابہ کے ہر کارکن کو اچھی طرح یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ قائد شہید کی ۱۵ سالہ جدوجہد میں کہیں بھی انہوں نے ناموس صحابہ کے تحفظ کے لیے قتل و غارت کا راستہ اپنانے کا حکم نہیں دیا۔

www.immpak.tk

www.immpak.tk

میں نے بھی قائد کا ساتھ نبھانے کے لیے اسی مثبت جدوجہد کو صاد کیا تھا۔ اسی آئینی جدوجہد میں شرکت کا عزم کیا تھا.... مطالبات کی تکمیل کے لیے اگر کوئی شخص تشدد کی راہ اپناتا ہے تو وہ سمجھ لے یہ اس کی ذاتی سوچ ہے۔ یہ قائد شہید کی فکر نہیں ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے سپاہ صحابہ کو ہم نے ایسی راہ پر گامزن کرنے اور اسی طرز پر چلانے کی سعی کی جو قائد نے متعین فرمائی تھی.... ہم نے ناموس صحابہ کی جدوجہد میں کیا کھویا کیا پایا.... اس کے بارے میں جب یہ بات متعین ہو گئی کہ ان کا مشن ناموس صحابہ کا تحفظ' شیعہ کے کفر کا اعلان اور اسلام کی عالمگیر دعوت کا فروغ تھا تو دیکھیے..... ہم نے اس منزل کے حصول کے لیے ہر ممکن جدوجہد کی ہے۔ ہم نے سالانہ حق نواز شہید کانفرنسوں' اخبارات کے فورموں' صدر' وزیراعظم' گورنروں' وزراء اعلیٰ کے سامنے اسی مشن کی ترجمانی کی ہے۔ ہر سطح پر شیعہ کے قابل اعتراض لٹریچر کے خاتمے کی آواز بلند کی ہے۔ اللہ کے خصوصی فضل سے "تاریخی دستاویز" ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو چار سو علماء اور ایک درجن وزراء کی موجودگی میں وزیراعظم نواز شریف کو پیش کی ہے۔ بعد ازاں اسے باقاعدہ شائع کر کے شیعہ کی ۲۴۲ کتابوں کی قابل اعتراض عبارتوں اور ان کی سرخیوں کو تین زبانوں میں شائع کر کے ہر سوسائٹی ہر طبقے ہر سیاستدان اور ہر افسر تک لے جانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ شیعہ کے کفر کے اعلان پہ کسی جگہ مداہنت اور مصلحت سے کام نہیں لیا۔

ملی کونسل سمیت ہر فورم پر ڈنکے کی چوٹ پر تحریف قرآن اور تکفیر صحابہ کو کفر کہا ہے۔ اس مضبوط اور غیر لچکدار رویے کے باعث ہمیں تشدد پسند کہا گیا۔ ہم پر قاتلانہ حملے ہوئے لیکن اس زوردار آواز میں بحمد اللہ کوئی نرمی نہیں آئی.... آپ دیکھ رہے ہیں اب تک کراچی اور لاہور سمیت ساڑھے چھ سال میں ہمارے ۳۴۲ کارکن شہید ہوئے۔ ہم نے ایک ایک دن میں کئی کئی جنازے اٹھائے ۹ ماہ سے ہم' سندھ اور پنجاب کی قیادتیں جیلوں کی مہمان ہیں لیکن کیا آپ نے مشن کے بارے میں ہم میں کسی نرمی یا مصلحت بینی کو ملاحظہ کیا؟ ہم نے جس کام کو دین سمجھ کر قائد کا ساتھ دیا تھا آج بھی اس پہ پہلے روز کی طرح بحمد اللہ قائم ہیں۔ ہمارے ہاں تو تربیت کا ایسا فقدان ہے کہ جلسہ کی جگہ کی تبدیلی یا کسی مصلحت کی خاطر جلوس کا راستہ بدلنے کے لیے اگر جماعت کوئی فیصلہ کرتی ہے تو کہہ دیا جاتا

www.jmmpak.tk
www.jmmpak.tk

ہے کہ انہوں نے جھنگوی کا مشن چھوڑ دیا۔ یہ باتیں وہی لوگ کرتے ہیں جن کو جھنگوی شہید کے اصل مشن کا علم ہی نہیں۔ ہٹ دھرمی، بلاوجہ تلخی اور سختی کا نام جھنگوی مشن نہیں جماعتی مشکلات کو کم کرنے، گرفتار شدگان کی رہائی مقدمات کے خاتمے کے لیے انتظامیہ سے مذاکرات میں کچھ چیزیں ماننے اور کچھ منوانے کو بھی کئی عقل سے بے بہرہ ساتھی مشن کی تبدیلی کہہ دیتے ہیں۔ دراصل ہمارا واسطہ ایسے لاکھوں عدم تربیت یافتہ ساتھیوں سے ہے جنہوں نے صرف تقریر کے جوش اور نعروں کے خروش کو دیکھ کر جماعت میں شمولیت اختیار کی ہے۔ مشن ناموس صحابہ کو کسی تحریر اور مطالعہ اور گہرے تدبر کے باعث قبول نہیں کیا میں سپاہ صحابہ کے پہلے گیارہ سال مکمل ہونے پر ہر ساتھی سے کہوں گا کہ مشن کی اصلیت کو سامنے رکھتے ہوئے انہی اصولوں کی روشنی میں ترجیحات کا نئے سرے سے تعین کریں، نئے دور کے لیے جماعتی کام کو صرف مذہبی اور دینی افراد سے آگے بڑھانے اور ہر سوسائٹی تک مشن کو پہنچانے کے لیے وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت کے کام کو اولیت دیں..... ہم نے دس سال تک بڑے بڑے جلسوں اور کانفرنسوں کے ذریعے مشن اور کاز کو ہر جگہ پہنچایا ہے، کسی حد تک اس کو بھی باقی رکھیں لیکن ترجیح اس بات کو دیں کہ افسران حکومت ارکان پارلیمنٹ کارخانہ کے مزدوروں، کسانوں، زمینداروں، محنت کشوں، کلرکوں، وکلاء، علماء مشائخ اور ہر طبقے میں عام کرنے کے لیے لٹریچر، سیمینارز، مذاکروں، مباحثوں کا اہتمام کریں۔ انگریز، عربی اور اردو زبانوں میں لٹریچر کو عام کریں.... بڑے بڑے لوگوں تک جماعتی رسائل و کتب و پہنچانے کا اہتمام کریں۔ نصب العین اور مشن کے ابلاغ کے لیے بحمد اللہ ہم نے آئینی جدوجہد کے سب سے بڑے معرکے کو سر کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ یہ سب کچھ ناموس صحابہ بل کے قومی اسمبلی میں پیش کرنے اور ۸۰ سے زائد ارکان سے اس پر دستخط کرانے کی صورت میں نمایاں ہے۔

مولانا ایثار القاسمی کی قومی اسمبلی کی پہلی آواز کے بعد مولانا اعظم طارق دو مرتبہ جس طرح قومی اسمبلی میں بل کے ساتھ ساتھ شیعہ کے قابل اعتراض عقائد کی طرف پورے ملک کے نمائندوں کی توجہ دلائی وہ اسی مشن کے ابلاغ کا اہم ترین نکتہ ہے.... کامیابی تو ہمیشہ خدا کے ہی حکم سے ہوئی ہے۔ ہمارا کام تو جدوجہد کرنا ہے۔ سو وہ خدا کی تائید سے ہر سطح پر

www.immpak.tk
www.immpak.tk

ہو رہی ہے۔

سپاہ صحابہ کے مشن سے وابستگی

مولانا حق نواز شہید نے اپنے موقف کی سچائی کو دلائل و براہین اور استدلال کی ایسی قوت سے آشکار کیا جس کو سننے والا کوئی شخص دو رائیں قائم نہیں کر سکتا تھا۔ ان کی تقریر کے پہلے تین حصے قرآن و حدیث کی زبان میں صحابہ کرامؓ کی حیثیت کی تعیین پر مشتمل ہوتے تھے۔ آخری حصے میں جب وہ شیعہ کی قابل اعتراض کتابوں پر اپنے اختلاف کو واضح کرتے تو ان کی صداقت سے کسی کو انکار کی جرات نہ ہوتی۔ سپاہ صحابہ کے ہر مقرر اور مبلغ کو یہی طرز اختیار کرنا چاہیے۔ دلیل و برہان سے عاری خطبے، صرف جذباتی، غوغا آرائی قائد کا طریقہ نہیں میں تحدیث بالنعمت کے طور پر کہوں گا کہ ہم نے ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۶ء تک اسی طرز کو فروغ دیا ہے، دلائل سے دشمن کو شکست دی ہے۔ براہین کے انبار لگا کر اغیار کے سامنے سپاہ صحابہ کے موقف کی سچائی کو واضح کیا ہے۔ خود راقم نے میاں نواز شریف سے (۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء) صدر غلام اسحاق سے (نومبر ۱۹۹۲ء) صدر فاروق لغاری سے (اپریل ۱۹۹۴ء) کی ملاقاتوں میں شیعہ کے قابل اعتراض لٹریچر کے خاتمے اور دلازاری پر مشتمل تحریروں کی روک تھام اور شیعہ سنی فسادات کے اصل عوامل پر بات کی ہے۔

قومی اسمبلی کے فورم پر مولانا اعظم طارق کی زوردار آواز، تمام قومی اخبارات کے فورموں پر ہماری کھلی اور دلائل سے معمور تقاریر، مختلف مذاکروں اور مختلف مباحثوں میں ناموس صحابہ کے مشن کا ابلاغ ارکان دولت اور افسران حکومت سے ہر سطح پر گفتگو تاریخی دستاویز کو ملک کے ہر ہر طبقے تک پہنچانے کے سارے کام میں قائد شہید کے نصب العین اور دعوت عمل کی اصل روح کارفرما تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم نے جس نصب العین کو آج سے گیارہ سال قبل دین سمجھ کر دل و جان سے قبول کر کے اپنایا تھا۔ اس سے سر مو انحراف نہیں کیا۔

پہلی دفاع صحابہ کانفرنس جھنگ کے موقع پر ۱۰ فروری ۱۹۸۶ء کو جب راقم کو صرف کانفرنس کی وجہ سے چنیوٹ کی جوڈیشنل حوالات سے رہا کیا گیا اور سپاہ صحابہ کے دائرہ کار کو

www.immpak.tk
www.immpak.tk

جھنگ کے باہر ملک بھر میں پھیلانے کا اعلان ہوا تو اس اجتماع میں رات ڈھائی بجے مجھے بطور آخری مقرر خطاب کا موقع فراہم ہوا۔ ہم نے سپاہ صحابہ کی جدوجہد کے آغاز پر ان الفاظ میں مولانا حق نواز کا ساتھ دینے کا عزم کیا تھا۔

"ایران کے خمینی انقلاب کے بعد صحابہ کرام کی کھلے عام تکفیر اور خمینی لٹریچر کی اشاعت کے بعد پوری امت پر شرعی فرض عائد ہوتا ہے کہ اس کفر کے خلاف آواز بلند کرے۔ آج کے بعد میں 'میرا اشاعتی ادارہ' میرا قلم اور میری زبان مولانا حق نواز کی قائم کردہ سپاہ صحابہ کے لیے وقف ہے.... میں آخری دم تک اس جدوجہد میں ان کا ساتھ دوں گا خواہ اس کے لیے مجھے جان کا نذرانہ پیش کرنا پڑے"۔

خدا کا شکر ہے کہ آج جبکہ سپاہ صحابہ کی بنیاد کو گیارہ سال ہو چکے ہیں' ہم اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹے۔ قائد کی شہادت کے بعد ہم نے اللہ کی توفیق سے بہتر انداز میں ترقی کی ہے۔ قائد کی شہادت کے وقت سپاہ صحابہ کے ملک بھر میں صرف ۳۰۰ یونٹ تھے۔ دسمبر ۱۹۹۵ء تک ان کی تعداد (۱۴۰۰۰) چودہ ہزار سے تجاوز کر چکی تھی۔ سپاہ صحابہ کو طلباء' وکلاء' خواتین 'ایمپلائز' ٹیچرز میں قائم کر کے سوسائٹی میں اس عظیم نصب العین کے فروغ کی بنیاد بھی انہی سالوں میں رکھی گئی۔ کئی یونیورسٹیوں اور بے شمار کالجوں میں مدح صحابہ کے فروغ اور رد قدح صحابہ کے مشن کو مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ آج پاکستان کے ہر شہر' ہر قصبہ اور ہر علاقے میں آپ کو سپاہ صحابہ کے یونٹ نظر آئیں گے۔ پاکستان کی کسی دوسری دینی یا مذہبی جماعت کو اتنی مشکلات پیش نہیں آتیں جتنی مشکلات سے سپاہ صحابہ کو سابقہ پڑا۔ شیعہ نے مولانا حق نواز کو صرف اس لیے شہید کیا کہ انہوں نے تکفیر صحابہؓ اور تحریف قرآن کے مرتکب کو علی الاعلان کافر کہا' چونکہ یہ سلسلہ اب بھی برابر جاری ہے' اس لیے جارحیت بھی اسی طرح جاری ہے۔ ۳۴۸ نوجوانوں کی پے در پے شہادتوں اور کئی قیمتی ساتھیوں کے دردناک قتل کے واقعات نے اگرچہ ہمارے مشام جان پر گہرا اثر ڈالا۔ شیعہ کی درندگی اور بہیمیت نے اگرچہ ہم سے راحت و چین کی دولت چھین لی ہے لیکن ہم اپنے عزم اور مشن کی سچائی کے باعث مضمحل نہیں ہوئے' مایوس نہیں ہوئے۔ دعوت عمل کی صداقت کا حسن لے کر ہم آج بھی پہلے کی طرح نوا پرداز ہیں' جس بات کو دین اور اسلام

www.immpak.tk

www.immpak.tk

سمجھ کر قبول کیا ہے' اسی پر قائم ہیں۔

بیرون ملک سپاہ صحابہ کی تشکیل کا کام

سپاہ صحابہ کی بیرون ملک تشکیل کا آغاز تو مولانا حق نواز شہید کے دور میں ہو گیا تھا.... اس کا پہلا مرحلہ اس وقت شروع ہوا جب راقم نے ۱۹۸۷ء کے آخر میں برطانیہ کا دورہ کیا' اس دورے میں برطانیہ کے صوبہ اسکاٹ لینڈ اور مانچسٹر کے کچھ ساتھیوں پر مشتمل ابتدائی باڈی قائم کی گئی' جب واپسی پر قائد شہید کو روداد سنائی تو وہ بہت مسرور ہوئے' اس وقت وہ ۱۹۸۸ء کے انتخابات میں مصروف تھے۔

اس وقت تک سپاہ صحابہ کا پیغام کیسٹوں کی صورت میں تو دنیا کے تمام اسلامی ملکوں اور اردو جاننے والے ایشیائی تارکین وطن میں پہنچ چکا تھا۔ پہلی باقاعدہ تشکیل برطانیہ میں' دوسری تشکیل قائد کی شہادت کے بعد متحدہ عرب امارات' تیسری تشکیل سعودی عرب' چوتھی تشکیل بنگلہ دیش میں ہوئی۔ اس کے بعد جاپان' آسٹریلیا' فجی آئی لینڈ' امریکہ' نیوزی لینڈ' ہانگ کانگ' تھائی لینڈ' قطر' بحرین اور کویت میں عمل میں آئی۔

سپاہ صحابہ کی دنیا بھر میں تشکیل کے کام میں میں خدا کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے کہ اس نے اس ناتواں اور انتہائی بے مایہ انسان کے ذریعے اپنے برگزیدہ بندوں کی عظمت کا پیغام ۲۶ ملکوں تک پہنچایا۔ ہر جگہ بنیادی فکر کے لیے قائد کی کیسٹوں اور تقاریر کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ اس کے بعد راقم کی کتاب خمینی ازم اور اسلام (جو ۸۳ء میں شائع ہوئی تھی) اس کا انگریزی اور عربی ترجمہ ہوا تو یہ کتاب بھی ہمارے پروگرام کا حصہ بن گئی۔ ۹۴-۱۹۹۳ء میں صحابہ کرام کے تعارفی سلسلہ پر مشتمل ۵۷ ہزار کتابیں انگریزی میں صرف برطانیہ اور امریکہ میں تقسیم ہوئیں۔ ان کتابوں کے ساتھ ساتھ قادینیت اور اسلام کے عنوانات پر بھی علیحدہ علیحدہ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ سپاہ صحابہ کا پیغام آج بھی آپ کو نیویارک' واشنگٹن' سان فرانسکو' شکاگو' نیو جرسی' ورجینیا کے ہر مسلمان گھرانے میں ملے گا۔ یہ نصب العین جہاں لندن' برمنگھم' گلاسکو' مانچسٹر اور بریڈ فورڈ میں عام ہوا وہاں اس کی صدائیں مکہ' مدینہ جدہ' ریاض' دھران' طائف کے علاوہ ابو ظبی' راس الخیمہ' الفجرہ' دوحہ' قطر'

www.immpak.tk
www.immpak.tk

کویت کے تمام ایشیائی مسلمانوں میں گونج رہی ہیں۔

یہ سب کچھ قائد شہید کی خون افشاں قربانی اور خلوص رسا آواز کا سحر تھا' جس نے ہر جگہ اپنا جادو جگایا' ہر بستی میں اذان دی' ہر قلب کو جھنجھوڑا' ہر دماغ کو سوچنے پر مجبور کیا' ہر دریچے میں جھانکا.... ان افکار پر مہمیز لگانے کا کام ضرور ہم سے لیا گیا لیکن ہم کبھی اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ سارا ہم نے کیا ہے.... نہیں بلکہ یہ تو سپاہ صحابہ کے نصب العین کی عظمت تھی۔ صحابہ کرام کی کرامت تھی۔ قائد شہید کے خون کی مہک تھی' اسلام کی تابندہ تعلیم اور درخشندہ روایات کی روشنی تھی' آفتاب رسالت کی لمعہ افروزی تھی' ماہتاب خلافت کی کرنیں تھیں۔

میں نے امریکہ اور برطانیہ جیسے بڑے بڑے ملکوں میں جب علیحدہ علیحدہ تنظیمیں قائم کیں تو ہر جگہ محسوس ہوا کہ ہماری تقاریر کا سارا ریکارڈ اور خطاب کے سارے کیسٹ پہلے ہی راستہ بنا چکے ہیں۔ ان کیسٹوں میں بھی قائد کی اوکاڑہ' پشاور اور مظفر گڑھ کی یادگار تقریروں کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ متحدہ عرب امارات' دبئی کے پہلے دورے میں نے ایک ایسے مجاہد اور سرفروش کو بھی دیکھا جس نے ۴۰۰ سے زائد کیسٹیں پورے علاقے میں ہر اردو دان کے گھر پہنچا رکھی تھیں' ہر اردو دان سپاہ صحابہ کے مشن کی سچائی اور نصب العین کی عظمت کا اعتراف کر رہا تھا۔ مجھے کبھی دبئی' العین اور ابو ظہبی میں ایسے بھی محسوس ہوا کہ میں جھنگ کی گلیوں میں پھر رہا ہوں۔ قائد کا پیغام گھر گھر میں گونج رہا تھا۔ ایک مرتبہ روضہ رسول کے سامنے جب میں نے قائد شہید کی ایک تقریر کی آواز امریکہ کے ایک بزرگ کی گاڑی سے سنی اور آپ فاروق اعظم کی عظمت بیان کر رہے تھے اور سامنے حضرت عمر فاروقؓ کا روضہ دیکھ کر میں اپنے آنسو ضبط نہ کر سکا تو اسی وقت میرے دل نے گواہی دی یہ پیغام رکنے والا نہیں' یہ سچائی ضرور فروغ پذیر ہو کر رہے گی۔ ہر سازش اور ہر پروپیگنڈہ ناکام ہو گا.... دل سے نکلنے والی یہ صدا خود اپنا راستہ متعین کرے گی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب قائد شہید کو ہم سے جدا ہوئے ایک سال بھی نہ گزرا تھا۔ آئرلینڈ کے جزیروں' فجی آئی لینڈ کے دور افتادہ سمندری علاقوں آسٹریلیا کے شہر سڈنی اور ملبورن اور ساؤتھ پیسفک کے سات ملکوں میں ہر جگہ سپاہ صحابہ کے مشن کو فروغ ملا۔ ہر

www.jmmpak.tk
www.jmmpak.tk

ملک میں پاکستان اور ہندوستانی نوجوانوں پر مشتمل باڈیاں تشکیل دی گئیں۔ ملائشیا' جاپان' جرمنی اور فرانس میں بھی کئی جگہوں پر ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی تنظیم قائم ہوئی۔ انہیں ہر جگہ انگریزی ترجمہ لکھ کر کہ "سپاہ صحابہ کیا ہے؟"" "مولانا حق نواز کی جدوجہد"" "خمینی ازم اور اسلام" اور کئی ہزار اردو کتابیں پہنچائی گئیں۔

ایران کے علاقے اصفہان' زاہدان' بندر عباس کی سنی ریاستوں میں تمام حکومتی پابندیوں کے باوجود کام جاری ہے۔ پیغام عالمی سطح پر پہنچانے کے لیے ابھی بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ مجھے امید ہے کہ مشکلات و مصائب اور حوادث کے پے در پے ہجوم کے باعث جو تاخیر ہوئی ہے ہم اس کا جلد ازالہ کر سکیں گے۔ ہم انشاء اللہ عالمی سطح پر اس عظیم مشن کے فروغ کا کام تاریخی دستاویز اور راقم کی تازہ کتاب "خلافت ورلڈ آرڈر" اور "شیعہ مذہب اور اسلام کے تقابلی مطالعہ" سے لیں گے۔

دنیا بھر میں جہاں بھی سپاہ صحابہ کا ایک فرد بھی موجود ہے' اسے چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو جماعت کے تنظیمی ڈھانچے میں شامل کر کے اس نصب العین کو جہاں تک ممکن ہو پہنچائے۔ اگر خدا کا فضل شامل حال رہا تو ہم نظام خلافت کے احیاء' غلبہ اسلام' ناموس صحابہ کے تحفظ' صحابہ کرام کے علوم معارف کے فروغ اور صحابہ دشمنوں کے استحصال کے لیے دنیا کے ہر ملک' خطے' ہر ریاست میں جائیں گے۔

آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی نئی نسل کی بقا بھی صحابہ کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے ورنہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا نے بے حیائی اور بے غیرتی کا جو اودھم مچار کھا ہے اس سے دنیا کا کوئی انسان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ غلبہ اسلام کی تکمیل آنحضرت ﷺ کے دور میں بھی خلافت کے ذریعے ہوئی' آج بھی نظام خلافت کے بغیر غلبہ اسلام کا تصور ہی محال ہے..... سپاہ صحابہ کا پیغام دنیا بھر کے مسلمانوں کی وحدت کا ضامن ہے' اس پرچم کے نیچے ایک طرف غلبہ اسلام کا مقصد نبوت پورا ہوگا۔ دوسری طرف نئی نسل صحابہ کرام کی چوکھٹ سے دنیا کے ہر چیلنج کا جواب دے سکے گی۔ صحابہ کرام کی تعلیمات کے ذریعے قرآن و حدیث کی تعلیم کا راستہ اپنا کر ہم بدعات و رسوم اور فتنہ ہائے عصر سے بھی دامن کش ہو سکتے ہیں۔

www.immpak.tk
www.immpak.tk

شہادتوں کے مصائب اور سپاہ صحابہ ویلفیئر ٹرسٹ کا قیام

سپاہ صحابہ کے کام میں زیادتی کے ساتھ ساتھ اس کی ابتلاء و آزمائش میں بھی ہر سطح پر اضافہ ہوا۔ ۲۴۸ کارکنوں کی شہادت سے جو بچے یتیم اور بیویاں بیوہ ہوئیں ہم نے مکہ مکرمہ کے علماء اور پاکستان کے نامور اکابرین اہل سنت کی مشاورت سے "سپاہ صحابہ، ویلفیئر ٹرسٹ" کے نام سے ایک خیراتی اور مالیاتی ادارہ یکم جنوری ۱۹۹۳ء کو قائم کیا..... اس ادارہ نے ابتداء میں سیلاب زدگان کی مدد میں شاندار ریکارڈ قائم کیا' دو کروڑ روپے سے زیادہ اشیاء اور رقوم پہلے سال سیلاب زدگان میں تقسیم کی گئیں' اس کے ساتھ ساتھ اس ادارہ کی طرف سے کئی ہزار زخمیوں کا علاج کیا گیا۔ ۵۰ سے زائد بیوگان کے باقاعدہ وظائف جاری ہوئے (جو آج تاحال جاری ہیں) سپاہ صحابہ کے ڈھائی سو سے زیادہ جو کارکن مختلف مقدمات میں جیلوں میں ہیں ان میں ۲۲ سزائے موت کی کال کوٹھڑی میں بند ہیں' باقی ۲۲۷ کارکن طویل قید کی صعوبت برداشت کر رہے ہیں۔ ویلفیئر ٹرسٹ کی طرف سے جیلوں کے اخراجات' مقدمات کی پیروی کا کام بھی جاری و ساری ہے..... اس عنوان سے ہمارے کام میں ابھی تک بہت کمزوریاں موجود ہیں' کئی مقامات پر مقدمات کی پیروی بھی نہیں ہو سکی۔ کئی جگہ پر ہم صحیح طور پر اخراجات بھی مہیا نہیں کر سکے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں' ویلفیئر ٹرسٹ کی تمام کمزوریوں کو دور کر کے اس کا سارا نظام پابندی اور تواتر کی لڑی میں پرو دیا جائے..... اس کے لیے اس سال کافی بہتری ہوئی ہے' میں نے اس کے لیے پانچ رکنی مالیاتی بورڈ تشکیل دیا ہے جو اس پر مسلسل کام کر رہا ہے۔ ہم یہ بات کھلے دل سے تسلیم کرتے ہیں کہ مذکورہ شعبے میں ہم فنڈ کی قلت' وسائل کی کمی بار بار گرفتاریوں اور اپریشنوں کے باعث رقوم کے حصول میں بہت زیادہ حد تک کمی کے باعث اپنا ٹارگٹ پورا نہیں کر سکے۔ اس پر تیز انداز سے کام کے لیے ہم کوشاں ہیں۔ بیوگان کے وظائف میں بھی کچھ کمزوریاں رہی ہیں' فنڈز کی کمی کے باعث کئی کئی ماہ تک ناغے بھی ہوتے رہے ہیں لیکن ہمیں امید ہے کہ مستقل طور پر مالیاتی کمیٹی کے قیام کے بعد اب یہ کمزوری بھی جلد دور ہو جائے گی۔ ہم یہ کام ایسے طریقے سے کرنا چاہتے ہیں کہ اس میں کبھی ناغہ نہ ہو' خدا نے چاہا تو جلد ایسا ہو گا۔

www.jmmpak.tk

www.jmmpak.tk

سپاہ صحابہ کی سیاسی عملداری

اصولی طور پر سپاہ صحابہ کو سیاسی جھمیلوں میں نہیں پڑنا چاہیے۔ اس کی مذہبی اور دینی حیثیت کا تقاضا ہے کہ ہم صرف مذہبی امور سرانجام دیں کیونکہ ملک کی تمام جماعتوں میں ہمارے خیرخواہ موجود ہیں۔ ہماری مجبوری یہ ہے کہ "ناموس صحابہ واہل بیت بل" پیش کرنے اور صحابہ کرام کی ناموس کو آئینی تحفظ دلانے کے لیے ہمارا نمائندہ قومی اسمبلی میں ہونا ضروری ہے' اس لیے ہمیں اپنے کاز کا بہت سا وقت اور بیشتر حصہ اس کی نذر کرنا پڑتا ہے۔ سپاہ صحابہ کی مشکلات کا نصف حصہ اس کی سیاسی کارگزاری کے باعث سامنے آیا ہے اگرچہ جھنگ کے انتخابات میں مولانا ایثار القاسمی اور ان کے بعد مولانا اعظم طارق کی کامیابی کے نتائج قابل تعریف ہیں۔ دونوں حضرات نے اپنی اپنی بساط کے مطابق قومی اسمبلی میں تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ صوبائی اسمبلی میں شیخ حاکم علی اور میاں ریاض حشمت سپاہ صحابہ کے نمائندے رہے ہیں۔ ان دونوں حضرات کو حکومت میں شامل کرانے کا جماعتی فیصلہ اگرچہ ابتداء میں خوش کن تھا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ حکومت کی حمایت کرکے ہم اپنے مطالبات بہتر انداز میں منوا سکتے ہیں" کارکنوں کی رہائی میں مدد لے سکتے ہیں' ابتداء میں میاں منظور احمد وٹو کی حمایت کرکے ہم نے یکم محرم کو نئے اسلامی سال کے آغاز اور حضرت فاروق اعظمؓ کے یوم شہادت کے عنوان سے پنجاب میں تعطیل منظور کرائی۔ یہ ایک تاریخ ساز فیصلہ تھا جو سپاہ صحابہ کے مشن کی تکمیل کی طرف جانے والا اہم قدم تھا۔ اس کے ساتھ ہم نے بے گناہوں کو بھی رہا کرایا لیکن بعد میں وٹو بے نظیر حکومت کی شہہ پر ہمارے خلاف ہوگئے اور کچھ عرصہ بعد وہ بھی بے نظیر کی چیرہ دستی کا شکار ہوگئے..... وزیراعلیٰ مسٹر سردار عارف نکئی کی حمایت ہم نے صرف اس وجہ سے کی یہ چونکہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلزپارٹی میں کسی گروپ کے آدمی نہیں ہیں' یہ بھی وٹو صاحب کی طرح' تیسرے گروپ یعنی چٹھہ مسلم لیگ سے ہیں..... شاید یہ ہی ہمیں انصاف مہیا کرسکیں۔ بے گناہ لوگوں کی رہائی اور یکطرفہ زیادتیوں کا خاتمہ ہوسکے لیکن یہ وزیراعلیٰ تو خاص کٹھ پتلی ثابت ہوئے۔ ہم نے نکئی صاحب کی حمایت کسی ذاتی لالچ یا پلاٹ کے حصول کے لیے نہیں کی تھی۔ خدا کے فضل سے

www.jmmpak.tk

www.jmmpak.tk

ہمارا دامن صاف ہے۔ ہم نے نیک نیتی اور صاف دلی کے ساتھ سپاہ صحابہ کے مفاد اور کارکنوں کی رعایت کے لیے یہ تجربہ کیا تھا۔ اپنی جماعت کے شیخ حاکم علی کو وزیر بھی بنوایا' تاکہ جھنگ کے سماجی کام اور کارکنوں کو تحفظ مل سکے' لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس تجربہ میں کامیاب نہ ہو سکے.....وزیر اعلیٰ سردار عارف نکئی نے اگرچہ کئی مرتبہ ہماری رہائی کے لیے بے نظیر حکومت سے بات کی چونکہ حکومت کے سامنے ان کی اپنی حیثیت کمزور تھی اس لیے وہ بے گناہوں کی رہائی نہ کرا سکے۔

وزارتوں اور حکومتوں میں شمولیت کے تجربے کم ہی کامیاب ہوئے ہیں' لیکن سپاہ صحابہ جس کے ڈھائی سو کے قریب کارکن جیلوں میں ہیں' اور سالہا سال سے حکمرانوں کے ظلم کا شکار ہیں' اس کے لیے ہم نے صرف کارکنوں کے تحفظ کو مدنظر رکھ کر پنجاب حکومت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ وفاقی حکومت سے نظریاتی اور دینی اختلاف اور سخت مخالفت کے باوجود ہماری پنجاب میں شمولیت پر ہمارے ہزاروں حامیوں نے بھی اعتراض کیا اور ان کا یہ اعتراض اور تنقید بھی بجا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جنرل ضیاء الحق کی حکومت میں جب حضرت مفتی محمود اور جماعت اسلامی نے شمولیت کی تو کچھ عرصہ بعد انہوں نے کہا تھا ہم نے سیاسی زندگی میں اس سے بڑی غلطی نہیں کی۔ ہمیں بھی آج کھلے دل سے اعتراف ہے کہ حکومت کی حمایت کرنا اور بات ہے اور شمولیت اور بات ہے۔ حکومت میں شمولیت کر کے ہم نے صریح غلطی کی تھی۔ ہمارے پیش نظر جو مقصد تھا اس میں ہم کامیاب نہیں ہوئے۔ جماعتی زندگی میں غلطیوں اور کوتاہیوں کا ٹھنڈے دل سے غور کر کے اس کا ازالہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ خدا نے چاہا تو ہم ضرور اس کا ازالہ کریں گے۔

سپاہ صحابہ نے مجموعی طور پر دنیا بھر میں ناموس صحابہ کے تحفظ کا شعور بخشا

اگرچہ ہم اپنے جملہ مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہمارے مشن اور نصب العین کی مکمل کامیابی کی منزل ابھی سامنے نہیں ہے اس میں ہمیں انتھک جدوجہد کرنا ہو گی' دن رات قربانی دینا ہو گی لیکن سپاہ صحابہ نے اپنے قیام کے گیارہ سالوں میں ملک کے ہر طبقے کو صحابہ دشمنی کے خلاف نفرت اور صحابہ کرام سے محبت کا شعور بخشا۔ آج ملک کا کوئی

www.immpak.tk

شخص صحابہ کی علی الاعلان مخالفت کی جرات نہیں کر سکتا۔ شیعہ بھی ہر جگہ تقیہ کر کے اپنے آپ کو صحابہ کرام سے محبت کرنے والا قرار دینے پر مجبور ہے۔ ملک کے ہر طبقے اور ہر سوسائٹی میں شیعہ سنی انداز سے خاص سوچ پیدا ہوئی ہے جو لوگ اس مسئلہ کو معمولی سمجھتے تھے جب انہوں نے شیعہ کے تقیہ اور خوابیدہ سازشوں کو دیکھا تو وہ ششدر رہ گئے۔ بڑے سے بڑے افسر اور سیاست دانوں میں آپ کو ایک بھی ایسا نہیں ملے گا جو صحابہ کرام خلفاء راشدین اور اہل بیت عظام کے خلاف ایک لفظ بھی بول سکے۔ شیعہ ذاکر اور مقرر بھی کھلے عام گستاخیوں سے خاموش ہو گئے ہیں.... صحابہ کرام کے خلاف لٹریچر کی اشاعت میں نصف حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ ایرانی حکومت سمیت پاکستان کے تمام شیعہ زعماء' دفاعی پوزیشن میں کھڑے ہیں۔ ہر ایک صحابہ کرام کی گستاخی کا صراحتاً انکار کر رہا ہے۔ ایک عرصہ قبل حضرت ابو بکرؓ' حضرت عمرؓ اور صحابہ کرام کا ہم لوگ اور تمام علماء اہل سنت دفاع کرتے تھے..... شیعہ صحابہ کرام کو کافر کہتے' علماء مختلف مناظرں اور مباحثوں میں ان کا ایمان ثابت کرتے۔ صحابہ کرام کی حیثیت ایک بہت ہی مظلوم طبقے کی تھی۔ جماعت رسول پر ہر شیعہ مجلس میں کھلے عام تبرا ہوتا۔ جھنگ کے کئی علاقوں میں حضرت عائشہؓ اور حضرت عمرؓ کے پتلے جلائے جاتے۔ حضرت عائشہؓ کا نام کتوں کے گلے میں ڈال کر سالانہ مجالس قائم ہوتیں۔ آج بحمد اللہ ملک بھر میں یہ تمام کفریہ حرکات ختم ہو چکی ہیں' خود شیعہ صحابہ کرام کی گستاخی اور تبرا سے کھلی برات ظاہر کرنے لگے ہیں۔

صحابہ کرام خصوصاً حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی محبت اور کارناموں کو فروغ مل رہا ہے۔ نئی نسل میں صحابہ کرام کی تعلیمات عام ہو رہی ہیں۔ صحابہ کرام کے ناموں پہ اولاد کے نام رکھنے کا رواج بڑھ رہا ہے۔ ملی کونسل کے ضابطہ اخلاق میں شیعہ کی دو بڑی جماعتیں حضرات خلفاء راشدین کی تکفیر کو کفر قرار دے چکی ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ کلینی' مجلسی اور خمینی میں سے ہر ایک نے کھلے عام حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کو کافر لکھا ہے لیکن آج کی شیعہ نمائندہ جماعت اپنے ہی پیشواؤں اور مقتداؤں کی تکفیر کرنے لگی ہے۔ شیعہ جماعت کا یہ عمل اگر سچے دل سے ہو تب یا تقیہ ہو تب ہر چند ان کا عمل صرف سپاہ صحابہ کے فکر و نظر اور جدو جہد کا ثمرہ ہے۔ اس لیے اگرچہ کونسل کے دیگر رہنماؤں کا کردار بھی قابل

www.immpak.tk

www.immpak.tk

تعریف ہے۔ تاریخی ضابطہ اخلاق کی اس منظوری میں سپاہ صحابہ کے نمائندے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی کا کردار تابناک ہے۔

قومی انتخابات میں سپاہ صحابہ کا کردار

راقم کی سرپرستی کے دور میں ملک کے تمام انتخابات ہوئے۔ اس میں ہماری جماعت نے ملک بھر میں شیعہ کی شکست کے لیے قابل ذکر کردار ادا کیا۔ ملک بھر میں شیعہ اور سنی امیدواروں کی واضح تفریق عمل میں آئی۔ ۱۹۹۰ء کے انتخاب میں قومی اسمبلی کے ۲۳ ممبر شیعہ تھے جبکہ ۱۹۹۳ء میں یہ تعداد ۹ رہ گئی۔ اس طرح پنجاب اسمبلی میں پہلے ۱۷ ممبر شیعہ تھے' اب یہ تعداد گیارہ ہے۔ سپاہ صحابہ کا موقف یہ ہے کہ کوئی شیعہ سنی کی نمائندگی کا اہل نہیں۔ اس لیے ہم نے جماعتی ذمہ داری کے مطابق ملک بھر میں محنت کی اور بڑی حد تک ہم اس میں کامیاب ہوئے۔

انتخابی سرگرمیوں میں کئی مقامات پر ہمارے ساتھیوں نے غلطیاں بھی کی ہیں' کئی جگہوں پر دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل شیعہ امیدواروں کے مقابلے میں ہمیں سخت مشکلات سے بھی دوچار ہونا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود مجموعی لحاظ سے ہم نے اپنے کاز اور مشن کو ہر سطح پر عام کیا..... شیعہ کی صحابہ دشمنی کو آشکار کر کے اس کے تقیہ اور جھوٹ کا پول کھولا۔ ناموس صحابہ کے تحفظ کے لیے بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کیں۔ اس طرح صرف ۱۹۹۰ء کے انتخابات میں ۴۰ سے زائد امیدواروں نے تحریری طور پر ہمارے موقف کی تائید کی جس کے بعد ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۳ء کی اسمبلیوں کے ۷۶ ارکان نے ناموس صحابہ و اہلبیت پر دستخط کر کے ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ ناموس صحابہ کے تحفظ کا عنوان اسمبلی کے فورم پر زیر بحث آیا۔ ۱۴ فروری ۱۹۹۵ء کو اسمبلی میں مولانا اعظم طارق نے شیعہ کی قابل اعتراض کتابیں پیش کر کے مولانا حق نواز شہید کا دیرینہ خواب پورا کیا۔ سپاہ صحابہ کے نمائندے کی زوردار آواز اور موقف کو سن کر اسمبلی کا ہر رکن ششدر رہ گیا۔

تاریخ اسلام کے افق سے یہ کردار کس طرح فراموش ہو سکتا ہے کہ ایک مذہبی جماعت کا اکلوتا نمائندہ جو اپنی جماعت کے کسی دوسرے ممبر کے بغیر دوسری جماعتوں کے

www.immpak.tk
www.immpak.tk

۷۶ ارکان اسمبلی کی دستخطوں سے ناموس صحابہ کی حمایت حاصل کر کے صحابہ کرام کی محبت کا نیا باب رقم کرنے لگا۔ سپاہ صحابہ کی جدوجہد کا یہ باب بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے نہایت منفرد ہے تاہم ملک کی دو بڑی پارٹیوں مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کے ذاتی مفادات اور حکومتی اغراض کے باعث میاں نواز شریف اور بے نظیر کے دونوں ادوار حکومت میں بل منظور نہ ہو سکا۔ اس موقع پر اسمبلی کے ایک ایک رکن کے سامنے جس طرح کام کرنے کی ضرورت تھی اس میں بھی ہم سے کچھ کوتاہیاں ہوئیں۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ کسی بھی حکومت کی مرضی کے بغیر اسمبلی میں کوئی بل منظور نہیں ہو سکتا۔ ہم نے ابتداء میں دونوں حکومتوں سے بل کی منظوری کا وعدہ کیا... ہم نے رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لیے مولانا اعظم طارق کی قیادت میں صادق آباد سے اسلام آباد تک کاروان ناموس صحابہ بھی چلایا' ہر حلقے کے ہر ممبر اسمبلی سے بھی ہمارے وفود نے ملاقاتیں کیں' لیکن یہ بل حکمرانوں کی ہٹ دھرمی کی بھینٹ چڑھ گیا اور منظوری کے خلعت سے آراستہ نہ ہو سکا..... ہم اس بل کی منظوری کے لیے آئندہ بھی جدوجہد جاری رکھیں گے' ہمارا مرنا جینا ناموس صحابہ کا تحفظ ہے۔ ہم اس کے لیے ہر آئینی اور قانونی راستہ اختیار کریں گے خدا نے اگر چاہا تو ہم ضرور اس مشن میں کامیاب ہوں گے۔

آخری دم تک مشن کے فروغ کا عزم

گیارہ سال کی اس مدت میں سپاہ صحابہ پر بے پناہ مشکلات کے پہاڑ توڑے گئے۔ سب سے بڑا سانحہ قائد کی شہادت کا تھا' سو ہم اس سے بھی گزر گئے۔ پھر وسائل کا فقدان اور حالات کی ستم ظریفی نے ہمیں مغموم بنایا' شہادتوں کے تھپیڑوں اور گرفتاریوں کے صدموں' مقدمات' جھگڑوں اختلاف آراء کے بادسموم قاتلانہ حملوں کے دکھوں نے ہمیں کئی بار زیروزبر کیا۔ ہمارے قویٰ جواب دینے لگے' ارادے ٹوٹنے لگے' عزائم پژمردہ ہونے لگے' کئی دفعہ تمناؤں کے محل گرنے لگے' مختلف مواقع پر آرزوؤں کے کھیت ویران ہوئے' مضبوط اعصاب اضمحلال کا شکار ہوئے۔ مایوسی اور قنوطیت نے کئی بار صحن چمن کو خزاں آلودہ کیا' لیکن آج میں لاکھ بار خدا کے شکر اور خصوصی فضل سے کہہ رہا ہوں

www.jmmpak.tk
www.immpak.tk

کہ صحابہ کے سپاہیوں کا گلشن آج اسی طرح ثمر آور ہے جس طرح قائد کی کاوش سے اس کی آبیاری کی گئی تھی' اختلاف آراء کے باوجود یہ ہجوم افتراق و ضعف نیت سے محفوظ ہے۔ بعض مجاہدوں اور اولوالعزم لیڈروں کی تفرد کے باوجود اس پر گروہ بندی اور اشقاق کا سایہ نہیں پڑا۔ غربت و افلاس اور وسائل کی کمی کے باوجود یہ قافلہ یک جان ہے یہ گروہ ایک پلیٹ فارم کے نتیجے پر اجمان ہے جو تھکان محسوس کرتا ہے وہ علیحدہ ہو کر بھی مدح سرا ہے جو نوائب کی تاب نہیں لا سکتا۔ خاموش ہو کر مہر بلب ہو جاتا ہے۔ خدا کا خاص کرم ہے کہ صحابہ کے سپاہیوں کی یہ جماعت وحدت کے حسن سے آراستہ ہے.... خدا اسے آئندہ خزاں آلود ہونے سے بچائے۔ گروہ بندی سے محفوظ رکھے' ڈیڑھ ڈیڑھ انچ کی علیحدہ مسجدوں میں تبدیل ہونے سے دور رکھے۔ میں سمجھتا ہوں یہ بھی قائد شہید اور ۲۱۸ شہداء کی قربانی کا ثمر ہے۔ ان کے مشکبوئے خون کی مہکار ہے۔

قیادت جب سرمائے کی جھنکار کے آگے سپر انداز ہوتی ہے' جماعتوں کا زوال اسی لمحے شروع ہو جاتا ہے۔ جب تک اخلاص کی دولت اور رضائے الٰہی کی متاع سے یہ جماعت آراستہ رہے گی' اس کا مٹانا ممکن ہی نہیں محال ہو گا۔

سنی جماعتوں کے بارے میں سپاہ صحابہ کا طرز عمل

www.immpak.tk

سرپرستی کا حلف اٹھانے کے بعد سے ہم نے یہ پالیسی طے کی تھی کہ ہم شیعہ کے علاوہ کسی بھی سنی جماعت سے تعرض نہیں کریں گے۔ سنی عالم کسی بھی فقہی مکتب فکر کا ہو' ہمارے لیے قابل احترام ہے۔ کسی سنی گروہ کی طرف سے زیادتی پر بھی خاموشی اختیار کریں گے' خدا کا شکر ہے آج ساڑھے چھ سال کے بعد تک ہم اس میں کامیاب رہے ہیں۔ کئی جگہ اہل سنت کے مابین اختلافات کے جو اکا دکا واقعات ہوئے ہیں ہم نے ان کو خوش اسلوبی سے ختم کیا ہے۔ رحیم یار خان اور فیصل آباد جیسے افسوسناک واقعات کو روکنے کے لیے ہم نے بڑی محنت کی ہے۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ ایرانی سفارتخانہ کی طرف سے پاکستان میں ایک سنی تنظیم کو بھاری رقم دے کر دیوبندی' بریلوی جھگڑا کھڑا کیے جانے کی سازش ہو چکی ہے اور دوسری طرف اسلحہ اور روپیہ لامحدود طریقے سے عام کر کے اہل

www.immpak.tk

سنت کو شیعہ باہم دست و گریبان کرنا چاہتا ہے' ایرانی انٹیلی جنس اداروں کی اس ملک گیر سازش کو بالآخر ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔ ہمارے پاس ان ناموں کی فہرستیں بھی پہنچ گئی تھیں جن کو ایران استعمال کرنا چاہتا ہے جنہیں ماہانہ وظائف دیئے جا رہے ہیں۔ ایسے دکاندار قسم کے واعظوں اور کرائے کے مقرروں اور پیشہ ور قاتلوں کے ذریعہ بہت بڑے خونی فساد کی سازش کا خاتمہ خدا کی خصوصی عنایت اور نصرت تھی۔

ادھر سپاہ صحابہ کو کئی اپنوں کی تیشہ زنی کا بھی شکار ہونا پڑا۔ کئی محترم شخصیتوں نے سپاہ صحابہ کے خلاف ہر طریقہ سے نبرد آرائی کی' مجلسی تبصروں سے لے کر کھلے جلسوں تک میں اس کے کاز پر تنقید کی گئی۔ ہم نے ہر جگہ صبر کا دامن تھاما' اپنے کاز اور مشن پر گامزن ہو کر آگے بڑھتے رہے۔ ہمارے حلقے کے کئی قابل قدر لوگ سد راہ ہوئے تب بھی ہم نے ان کی مخالفت میں زبان تک نہ کھولی' جھوٹے الزامات من گھڑت پروپیگنڈے' چائے کی پیالی میں طوفان برپا کرنے والے کئی مہروں کی طرف توجہ کیے بغیر ہم اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہے۔ کئی برگزیدہ لوگوں نے سپاہ صحابہ کے خلاف اپنے دستور میں قدغن لگائیں کئی طرف سے طعنوں کی بارش ہوتی رہی' گالیوں کا شور اٹھتا رہا' الزامات کی بوچھاڑ ہوتی رہی۔ من گھڑت خبروں اور جھوٹے بیانات کی آڑ میں کئی لوگ دکانداری کرتے رہے' ہمارے کارکنوں کو گرفتار کرا کر انہیں سپاہ صحابہ چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا رہا' مقدمات کی آڑ میں کئی لوگوں کو سپاہ صحابہ سے منحرف کیا گیا۔ حکومتی مراعات کا لالچ دے کر کئی مہربانوں نے ضمیروں کی منڈی سجائی' سپاہ صحابہ کے خلاف حکومتی اپریشنوں کی گنگا میں ہاتھ دھونے کے لیے کئی مقدس لوگ آگے بڑھے۔

ہر جگہ ہم نے اپنے کام سے کام رکھا' مخالفت کرنے والے بزرگوں کا بھی احترام کیا' طعنہ دینے والے اکابرین کی عقیدت میں بھی فاصلہ پیدا نہ ہونے دیا۔

صحابہ کرام کے نام پر یہاں کئی جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ ہمارے لیے ہر بزرگ قابل احترام ہے ہر ایک نیک نیتی سے اپنی اپنی منزل کی طرف گامزن ہے۔ ہمارے لیے سب کا احترام واجب ہے۔ خوش دلی اور خوش اخلاقی ہمارا طرہ امتیاز ہے۔ بغض و عناد اور تعصب و تنگ نظری کو ہم نے دیس نکالا دیا ہوا ہے..... ہمارا اختلاف صرف اسلام دشمنوں

www.immpak.tk
www.immpak.tk

سے ہے' ہماری لڑائی صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والوں سے ہے۔ ہم اپنے مخالفین کے خلاف بھی آئینی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہماری منزل ناموس صحابہ کا تحفظ اور غلبہ اسلام ہے۔ ہم اس میں کس قدر کامیاب ہوئے ہیں' کچھ جواہر پارے میں نے سامنے رکھ دیئے ہیں' کچھ تاریخ کے فیصلے کے لیے چھوڑ دیئے ہیں..... اگر ہماری نیت اور ارادے درست ہوں گے تو کامیابی سے ساری دنیا مل کر بھی روک نہیں سکتی۔ اگر ہم لوگ بدنیت اور مفاد پرست ہوں گے تو کسی کو ہمارے خلاف جدوجہد کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی' ہم خود ہی ختم ہو جائیں گے۔

کسی اہل سنت جماعت یا لیڈر سے محاذ آرائی نہ کرنے کی اس پالیسی میں کامیابیوں کے کئی راز پنہاں ہیں۔ ہم نے ساڑھے چھ سالوں میں اپنے کام سے کام رکھا ہے' اپنی دعوت اور اپنے مشن سے اتنی فرصت ہی نہیں ملی کہ کسی کے جھگڑے میں الجھیں' کسی بزرگ کی پگڑی اچھالیں' کسی سنی عالم کا مذاق اڑائیں' کسی سنی لیڈر کے خلاف محاذ کھولیں۔ ہم ایسی اوچھی حرکتیں کر کے اپنے دشمن کو ایک لمحے کے لیے بھی خوش نہیں کرنا چاہتے۔ میں بعد میں آنے والوں کو زور دے کر کہوں گا' جب تم اپنوں کی مخالفت' عداوت اور لڑائی میں الجھ جاؤ گے تمہارا وزن دشمن کے سامنے ہلکا ہو جائے گا' تم نادانستہ طور پر دشمن کے مقاصد پورے کرنے لگو گے' تمہارے نظریاتی مخالفین سکھ کا سانس لینے لگ جائیں گے۔ یہ غلطی کبھی نہ کرنا' اس کوتاہی سے ہمیشہ پرہیز کرنا..... قربانی و ایثار کے حاملین اور صحابہ کے سپاہیوں کی توانائیاں کبھی حقیقی دشمن سے دوسرے مخالف کی طرف نہ موڑنا.....

اگلے دس سال کے لیے ہماری ترجیحات کیا ہونی چاہئیں؟

مولانا حق نواز شہید کے آخری دور میں سپاہ صحابہ کے خلاف قتل کے صرف دو مقدمات درج تھے۔ اب پورے ملک میں ۲۱۳ قتل اور پونے آٹھ سو دیگر مقدمات درج ہیں۔ اس پر مستزاد ۳۰۰ سے زائد شیعہ کے خلاف وہ مقدمات ہیں جن کی پیروی بطور مدعی سپاہ صحابہ کے ذمہ ہے۔ سپاہ صحابہ کے جملہ مشکلات کو مقدمات کے اس ازدہام میں دیکھنا

www.immpak.tk

ضروری ہے۔ سپاہ صحابہ کے ویلفیئر ٹرسٹ اور مقدمات کی پیروی کے شعبے میں کام کرنے والے ارکان کی ۱۹۹۶ء کی کارگزاری پہلے سے کئی گنا بہتر ہے۔ اس میں ابھی بہت اصلاحات کی ضرورت ہے۔

جدید پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کی بڑھتی ہوئی روشنی میں ضرورت اس امر کی ہے کہ انتہائی مثبت انداز میں اپنے مشن اور نصب العین کو گھر گھر تک پہنچائیں، جس قدر ممکن ہو تلخی اور سختی سے معمور انداز خطاب سے گریز کریں۔ فلک شگاف نعروں اور چیخ و پکار غوغا آرائی کے مقابلے میں نہایت اعلیٰ انداز میں شائستہ گفتگو کریں۔ انتظامیہ سے مذاکرات کا موقع ہو، مخالفین سے کسی مسئلے پر باہمی مذاکرہ ہو تو ہر جگہ دلائل و براہین سے اپنے موقف کا اثبات کریں..... بڑے بڑے جلسوں پر پڑھے لکھے ارکان حکومت، ممبران پارلیمنٹ، کونسلروں، تاجروں، علماء، وکلاء، طلباء اور ہر سطح کے جماعتی لیڈروں پر مشتمل سیمینارز اور مخصوص اجتماعات کو ترجیح دیں۔ سپاہ صحابہ کے موقف کو ناموس صحابہ کے تحفظ اور غلبہ اسلام کی جدوجہد سے دو لفظوں کی روشنی میں پیش کریں۔

سب سے زیادہ اس بات پر زور دیں کہ وڈیو، آڈیو، کیسٹوں اور وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت کے ذریعے اپنا پیغام دنیا کی مختلف زبانوں میں ہر طبقے اور سوسائٹی میں عام کریں..... صحابہ کرام، خلفاء راشدین اور اہل بیت عظام کی عظمت و منقبت پر یونیورسٹی ہالوں، کالج کے ماحول، اعلیٰ درجہ کے ہوٹلوں، پریس کلبوں، نیشنل سنٹروں، ڈسٹرکٹ و تحصیل کونسل ہالوں میں معاشرے کے تعلیم یافتہ طبقے کو مدعو کر کے پروگرام منعقد کریں۔ ہم نے ابھی تک صرف معاشرے کے ۵ فیصد طبقے کو اپروچ کیا ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو پہلے ہی جلسوں کا شوقین ہے دیندار ہے۔ آپ کی بات سنتا ہے، اس پر ہمیں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی۔ اس کے کانوں کو ہم نے بہت آسانی کے ساتھ ناموس صحابہ کے مشن سے ہم آغوش کر دیا ہے۔

اب ہمیں یونیورسٹیوں، کالجوں، سکولوں، تاجروں، معززین شہر، ہر سطح کے ممتاز لیڈروں، کارخانہ کے مزدوروں، محنت کشوں کے قلوب پر دستک دینی ہے۔

ظاہر ہے اعلیٰ سطح کے لوگوں کے سامنے انداز گفتگو بھی ہمیں تبدیل کرنا ہوگا، اپنی

www.jmmpak.tk

www.immpak.tk

سٹریجی کو نئے سرے سے مرتب کریں، جلسوں اور کانفرنسوں کا سلسلہ جاری رہے، لیکن اسے ثانوی حیثیت دی جائے۔

صحابہ کرام کی تعلیمات کے فروغ کے لیے لٹریچر کی اشاعت کو اس قدر عام کریں، کوئی گھر اور گھر کا کوئی کونہ آپ کی صدا سے محروم نہ رہے۔ آنے والے دس سالوں میں ہم پر لازم ہے کہ دنیا کے ۱۸۰ ملکوں میں ہر زبان میں اپنا پیغام عام کریں، نظام خلافت کے محاسن سے لے کر صحابہ کرام کی کہانیوں اور حیرت انگیز دلچسپ واقعات سے مسحور کر دیں۔ جہاں رفض و سبائیت کی بیخ کنی ہو گی وہاں الحاد و دہشت کا زہر بھی ختم ہو گا، نئے نئے فتنے بھی ختم ہو جائیں گے۔ بدعات و رسوم کے شطیات کا بھی جنازہ نکل جائے گا۔ روسو اور ویدرک کی کہانیوں کے مقابلے میں فاروق و سلمان، ابو عبیدہ اور خالد بن ولید کے کارنامے عام کریں، جہاں صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والے بے نقاب ہوں گے۔ وہاں پورے عالم کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات صحابہ کرام کے کردار کی روشنی میں جگ مگ کریں گی۔

باہمی مشاورت جماعتی زندگی کی اصل روح ہے

سپاہ صحابہ کے تمام امور کا باہمی مشورہ سے انجام دینا ایک ایسا طرز عمل ہے جس کے باعث اس جماعت کو نسبتاً باہمی اعتماد کی زیادہ فضا میسر آئی ہے۔ ہم نے پہلے روز سے ہر اہم معاملے میں مرکزی مجلس عاملہ اور ذمہ دار احباب کی آراء کو اہمیت دی ہے۔ خدائی ارشاد ہے: وشاورھم فی الامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو حامل وحی تھے اور آپ مشورہ کے مکلف بھی نہ تھے، تب بھی آپ کے نام براہ راست خدائی حکم صرف امت محمدیہ کی تنظیمی اور جماعتی کامرانی کے لیے جاری کیا گیا تھا۔ حضرت عمرؓ کا یہ ارشاد بھی اسی حقیقت کا آئینہ دار ہے۔ لاخلافہ الابالمشورہ۔

اللہ کا خاص احسان ہے کہ مجھ میں کبھی ذاتی حکم جاری کرنے اور بغیر مشورہ کسی منفرد رائے پر لازم عمل کرنے پر کبھی اصرار نہیں رہا۔ ساڑھے چھ سالہ دور میں بہت کم ایسا ہوا ہے کہ میں نے جماعتی دستور کے اختیار کے مطابق کسی بہت اہم ضرورت کے تحت ذاتی حکم جاری کیا ہو۔ مجھے اس بات کا شدید احساس ہے کہ جماعتی اور تنظیمی زندگی میں باہمی اعتماد

www.immpak.tk

اور قریبی رفقاء کی آراء اور مشورہ کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ کئی مرتبہ مرکزی شوریٰ نے جب میری آراء کو مسترد کیا تو بھی مجھے کوفت نہ ہوئی بلکہ اسی فیصلہ کو خیر اور بابرکت سمجھ کر دل سے قبول کیا۔

میں سپاہ صحابہ کے مرکزی، صوبائی، ڈویژنل اور ضلعی عہدیداروں کو بھی تاکیداً یہ بات کہوں گا کہ جماعت کے کسی معاملہ میں انفرادی فیصلے نہ کیے جائیں۔ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات اور صحابہ کرام کے طرز عمل کے عین مطابق ہر اہم کام میں قریبی رفقاء سے مشروہ کریں۔ انتظامیہ یا کسی فریق سے مذاکرات یا گفتگو میں صاحب الرائے افراد کو شامل کریں۔ ذاتی انا اور آنا ولا غیری کا خمار دل سے نکال دیں۔ جماعت اور تنظیم میں انسان کی اپنی ذات کوئی حیثیت نہیں رکھتی، یہاں ہر مسئلے میں پوری جماعت ہی اصلی حق اور سچے فیصلوں کی حامل ہے۔ ہر عہدیدار کو اس کا خاص خیال رکھنا چاہیے......جب آپ کسی بھی اہم مسئلہ کو جماعتی رفقاء کی مشاورت سے طے کریں گے تو بھی بد نظمی، جھوٹا پروپیگنڈہ، بے بنیاد الزامات کے جھگڑے نہیں چلیں گے۔ دوسری طرف تمام ارکان اور رفقاء کو بھی اپنی قیادت کے خلاف من گھڑت باتوں اور بے بنیاد الزام تراشیوں سے کنارہ کشی کرنی چاہیے۔ اطاعت امیر کے بغیر کوئی جماعت ایک قدم بھی نہیں چل سکتی۔ اگر آپ کو اپنی قیادت پر اعتماد نہ ہو تو پھر اس کی ماتحتی میں رہنا شرعی جرم ہے۔

سپاہ صحابہ کی مشکلات، مجبوریوں، مصلحتوں اور بعض مواقع پر فوری تبدیلیوں میں بسا اوقات ایسی باتوں کا دخل ہوتا ہے جو ہر کارکن کو ہر دور میں نہیں بتائی جاسکتیں۔ اس کے لیے بھی اہم رفقاء کو اعتماد میں لینا ضروری ہے۔ دوسری طرف کارکنوں کو بھی قیادت کو بدنیت کہنے اور سمجھنے کی بجائے اس پر مکمل اعتماد کا اظہار کرنا چاہیے۔ سینئر کا احترام جماعتی زندگی میں نماز کی طرح واجب ہوتا ہے۔

ہم نے خدا کے فضل سے مختلف جماعتوں کی طرح آمریت اور ڈکٹیٹر شپ قائم نہیں کی۔ کئی مرتبہ عام کارکن کی رائے کو بھی اپنی رائے پر ترجیح دے کر اپنی بات کو حرف آخر قرار نہیں دیا ہے۔

سپاہ صحابہ کے آنے والے دور میں ہمیں باہمی اعتماد کی نئی فضا قائم رکھنی چاہیے۔

www.immpak.tk
www.immpak.tk

جب تک آپ کو کسی کے خلاف باقاعدہ کوئی گواہی یا پروف میسر نہ ہو' اس وقت تک اس کے خلاف ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالیں..... اپنے سے سینئر افراد کے خلاف ثبوت بھی ہو تب بھی توہین آمیز لہجہ اختیار نہ کیا جائے..... اس سلسلے میں بحمد اللہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث پر ہمیشہ عمل کرنے کی سعی کی ہے۔

کفی بالمراء کذبا ان یحدث بکل ما سمع۔ کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات آگے پہنچائے۔

اس بناء پر بے بنیاد باتوں کو اڑانے اور عام کرنے سے پرہیز شرعی حکم ہے۔

فتنوں اور جھوٹ کے اس دور میں ہر شخص افواہوں کی بنیاد پر عمارتیں کھڑی کرنے کا عادی ہو چکا ہے۔ ذاتی مفاد اور انا کی تسکین کے مقابلے میں خوف خدا نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔ کذب بیانی کے اس دور میں جب کوئی شخص کسی کے خلاف بات کرتا ہے تو ثبوت سامنے لائے بغیر کبھی کوئی کارروائی نہیں کی۔ ایک دوسرے پر الزامات اور جھوٹے طعنوں اور من گھڑت شکایتوں کے سلسلے میں تحقیق و ثبوت اور آمنے سامنے بٹھا کر بات کیے بغیر کوئی نسخہ شفاء نہیں۔ بغض و عناد' جھوٹ' تکبر' عیب جوئی' ایک دوسرے کو گرانے کے اس عمل نے ہر سیاسی اور مذہبی جماعت میں گہرے شگاف ڈالے ہیں۔ ہم نے بارگاہ الٰہی میں ہمیشہ ایسی صورت حال سے پناہ مانگی ہے۔ میں آئندہ بھی ہر عہدیدار اور کارکن سے کہوں گا' پہلے دس گیارہ سال کے تجربات کو پھر نہ دہرایا جائے۔ پیش آمدہ مشکلات اور مصائب کے بے شمار واقعات سے سبق حاصل کرے جہاں آپ اپنی زندگی کی نئے سرے سے تعمیر کریں وہاں جماعتی نظم و نسق اور طرز عمل کو بھی یکسر تبدیل کریں۔ راقم نے اس سلسلے میں سنٹرل جیل ملتان میں "کام کیسے کریں" کے عنوان سے نئے حالات کے تحت یونٹ سے لے کر مرکز کو چلانے کے اصول اور قواعد تحریر کیے ہیں..... اگر شوریٰ نے ان کی منظوری دی تو امید ہے ان قواعد کے ذریعے ہم تنظیم و تعمیر کے نئے دور میں داخل ہو کر اپنی خامیوں اور کمزوریوں پر قابو پا سکیں گے۔

www.jmmpak.tk
www.jmmpak.tk

مولانا ثناء اللہ فاروقی کی شاہکار کتب

مدلل جوابات

شیعوں کی طرف سے سیدنا صدیق اکبرؓ کے خلاف عائد کردہ الزامات کے علمی جوابات' سپاہ صحابہ کے کارکنوں کے ہاتھوں میں ایک علمی دفاعی ہتھیار۔ (قیمت:۔/40 روپے

دفاع فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

خلیفہ ثانی امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظمؓ کے خلاف خمینی اور نجفی سمیت چھ شیعہ مصنّفین کی تصانیف کا سنجیدہ علمی جواب قائد سپاہ صحابہ علامہ فاروقی شہیدؒ کی پسندیدہ کتاب (قیمت:۔/60 روپے)

شہدائے بدر

غزوہ بدر میں شہید ہونے والے عظیم جانثاران اسلام اصحاب پیغمبر کا مختصر تعارف' چار رنگا خوبصورت چارٹ (قیمت:۔/15 روپے)

نقوش ایثار

سپاہ صحابہ کے جرنیل اول مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی مکمل و مفصل لہو رنگ داستان حیات (4 رنگا خوبصورت ٹائٹل' ضخامت: 350 صفحات' قیمت:۔/100 روپے)

حیات فاروقی شہیدؒ

جانشین امیر عزیمت شہید ملت اسلامیہ علامہ ضیاء الرحمان فاروقی شہیدؒ کی ولادت سے شہادت تک جہد مسلسل کی عظیم اور روح پرور داستان' جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق کے فرمان اور تائید کے ساتھ (زیر قلم)

افسانوی مذہب کے مذہبی افسانے

عجیب و غریب عنوان پر عجیب و غریب طرز تحریر کا حسین شاہکار (زیر قلم)

فاروقی شہیدؒ اکیڈمی جامعہ عمر فاروق راوی محلہ سمندری ضلع فیصل آباد

www.jmmpak.tk

www.immpak.tk